بناتے تھے، اور میں اس کا عادی ہوں۔

دوسرے دن یعنی ۴ر سے ۶ر نومبر تک، ایک لکچر روزانہ کے حساب سے، لکچر مسلسل ہوتے رہے، وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی، پروفیسر آل احمد سرور، پروفیسر مسعود حسین خاں اور پروفیسر سید مقبول احمد نے علی الترتیب صدارت کی اور لکچروں کے متعلق اظہار خیال کیا، جلسہ میں روزانہ ارباب علم اور اصحاب ذوق کا منتخب اجتماع رہا۔ لکچر کے بعد سوال وجواب اور تبادلۂ خیالات کا سلسلہ بھی دلچسپ اور فکر انگیز ہوتا تھا، پروفیسر سرور ان لکچروں کی جلد اشاعت کا انتظام کر رہے ہیں، امید ہے کہ مارچ اپریل تک طبع ہو جائیں گے۔

انجمن نصرت الاسلام ریاست جموں وکشمیر کی ایک دیرینہ اور فعال انجمن ہے، اور اپنی گراں قدر دینی، تعلیمی اور سماجی خدمات کے باعث ریاست میں بڑی نیک نام اور مشہور ہے، اس کے صدر میر واعظ مولانا محمد فاروق ہیں جو کشمیر کی ایک نہایت اہم مذہبی اور سیاسی شخصیت ہیں، مولانا میرے دیرینہ کرم فرما اور نہایت مخلص دوست ہیں۔ چنانچہ روزانہ شام کو پانچ بجے کے قریب کبھی وہ خود آتے اور کبھی وہ کار بھیج دیتے اور رات کو دس بجے تک میں ان کے نئے مکان میں جسے محل کہنا چاہئے ان کے ساتھ رہتا اور انہیں کے ساتھ عصرانہ اور طعام شب کھاتا رہا اور اس طرح اللہ کا شکر ہے روزانہ کشمیر کا نہایت لذیذ اور قیمتی کھانا " وازوان، گشتابہ اور رستابہ وغیرہ سے متمتع ہوتا رہا۔ ۹ر نومبر علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش ہے، انجمن نصرت الاسلام ہر سال اس تاریخ کو علامہ اقبال کے یوم ولادت کی تقریب میں ایک جلسہ منعقد کرتی ہے، لیکن چونکہ میں ۸ رکو روانہ ہو رہا تھا اس لیے میر واعظ مولانا محمد فاروق صاحب نے میری تقریر کی غرض سے یہ جلسہ ۹ر کی بجائے ۷ رکو رکھدیا اور ریڈیو اور اخبارات میں اس کا اعلان کرادیا۔ چنانچہ ۷ر نومبر کو دو بجے سہ پہر میں انجمن کے وسیع وعریض ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ میر واعظ مولانا محمد فاروق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کشمیر کی ایک دوسری اور نہایت اہم شخصیت مولانا محمد سعید مسعودی کی ہے، وہ بھی ڈائس پر جناب صدر کے ساتھ تشریف فرما تھے، حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ الکشمیریؒ

کے خاندان کے ایک فرد فرید ہونے کے باعث مولانا میرے مخدوم ہیں اور اسی طرح ان کی عزت اور احترام کرتا ہوں، میری خوش نصیبی ہے کہ مولانا بھی اسی درجہ کی شفقت بزرگانہ رکھتے ہیں، اب جلسہ شروع ہوا تو ایک نہایت خوش الحان قاری کی تلاوت کے بعد پہلے جناب صدر نے تقریر کی جس میں انھوں نے بتایا کہ یہ جلسہ بجائے ۹ر کے آج ۷ر کو کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے بعد خاکسار راقم الحروف کے تعارف میں مولانا مسعودی نے از راہ شفقت بزرگانہ اتنی طویل تقریر کی کہ مجھے اپنی تقریر میں، اظہار تشکر کے ساتھ کہنا پڑا "مولانا کی تقریر سے میری طرح غالباً بہت سے حضرات کو یہ شبہ ہو گیا ہو گا کہ کہیں آج اقبال کے بجائے اکبر آبادی کا یوم پیدائش تو نہیں منایا جا رہا ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ ۷ر نومبر اکبر آبادی کی تاریخ ولادت ہے بھی" پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا، بہرحال اب علامہ اقبال کی شخصیت اور ان کے پیغام پر میری تقریر شروع ہوئی جو گھنٹہ سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔

۸ر کی شام کو پانچ بجے سری نگر سے روانہ ہوا اور دو گھنٹے بعد دفتر برہان دہلی میں موجود تھا۔ ۹ر کو دہلی سے سیدھا لکھنؤ آیا، یہاں ۱۰ر کو ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامیہ کی سالانہ میٹنگ میں شریک ہوا۔ ۱۱ر کو عصر کی نماز کی بعد حسب دستور قدیم، محب محترم مولانا سید ابوالحسن علی میاں کی زیر صدارت انجمن الاصلاح کے جلسہ میں تقریر کی اور عشاء کے وقت علی گڑھ کے لیے روانہ ہو گیا۔ ندوہ میں مولانا علی میاں، اساتذہ و طلباء اور دوسرے حضرات متعلقہ سے مل کر ہمیشہ قلبی اور روحانی مسرت ہوتی ہے۔ سری نگر اور ندوہ میں جن احباب اور مخلصین نے لطف و کرم خصوصی اور غیر معمولی پذیرائی کا معاملہ کیا ہے ان سب کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش ہے۔ فجزاھم اللہ۔

یونہی رہی عنایت اہل نظر اگر
گزرے گی اپنی عمر ادائے سپاس میں